

تعارف و تلخیص :-  
حکیم الطاف احمد صاحب اعظمی (علیگ)

قسط اول

## طب نبوی پر علامہ سیوطی

کا

### ایک خطوط

طب النبوی، اسلامی سائنس کا ایک اہم موضوع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں حفظانِ صحت اور امراض سے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو جو طبی ہدایات دیں ان کو ہمارے جلیل القدر محدثین نے سب احادیث میں جمع کر دیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس موضوع کے لئے جو باب باندھا ہے وہ اب الطب ہے۔ اس میں ۸۵ ابواب ہیں۔ آخری باب کا عنوان ہے اذا وقع الذباب فی الإناء یعنی مکھی

ی پر تین میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ طب نبوی کی غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے بعد کے ادوار میں مسلم علماء اور ارباب تحقیق نے حفظانِ صحت، امراض اور امراض سے متعلق کتب احادیث میں موجود روایات کو مختلف ابواب اور متعدد ذیلی طبئی نامات کے تحت ترتیب دے کر اسے الطب النبوی کا نام دیا ہے۔

طب النبوی پر اب تک جو کتابیں مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں ان میں سے جے ذیل کتابیں طبی نقطہ نظر سے اور قابل قدر ہیں۔

۱۔ الاحکام النبویہ فی الشفاء الطیبۃ - یہ ابوعلی عبدالحکیم المحوی، علاء الدین کمال (متوفی ۵۲۰ھ) تالیف ہے۔ جو مہر سے ۱۳۷۲ھ میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ الطب النبوی - یہ حافظ شمس الدین محمد بن احمد ابو عبد اللہ الذہبی (متوفی ۴۸۸ھ) کی تالیف ہے۔ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے۔

۳۔ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد :- یہ علامہ ابن القیم الجوزی (متوفی ۵۷۵ھ) کی تالیف ہے۔ اس ضخیم اور مبسوط کتاب کی جلد دوم میں صاحب تالیف نے الطب النبوی کے عنوان سے بہت کچھ لکھا ہے۔ یہ میں یہ حصہ علیحدہ کتاب کی صورت میں الطب النبوی کے نام سے شائع ہو گیا۔

۴۔ المنہج السوی والمنہل الرومی فی الطب النبوی : یہ جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۵۹۱ھ) کی تالیف ہے اور ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

۵۔ الطب النبوی : یہ ابوالقاسم حبیب نیشاپوری کی تالیف ہے۔

۶۔ صحیفۃ الشفاء : یہ عام معروف بہ محمود المنتطب کی فارسی تالیف ہے جسے انہوں نے ۱۲۵ھ میں لکھ کر ابوالنصر نظام شاہ کی خدمت میں تدریک کیا۔

۷۔ الطب النبوی : یہ جلال الدین سیوطی کی متذکرہ بالا کتاب الطب النبوی کا فارسی ترجمہ ہے جسے حکیم محمد اکبر شاہ ارزانی نے عالمگیر بادشاہ کے مطالعہ کے لئے کیا تھا۔ حکیم ارزانی نے اس رسالے کو عالمگیر کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ ۱۸۸۱ء میں بمبئی سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ برٹش میوزیم میں محفوظ ہے۔

۸۔ الطب النبوی : یہ محمد ابن عمر حکیمینی (مولف قانونچہ) کی تالیف ہے یہ کتابچہ ۱۸۸۸ء میں طہران سے شائع ہو چکا ہے۔

۹۔ الطب النبوی : یہ محمد کلام الدین کی اردو تالیف ہے۔ اور ۱۹۵۳ء میں نول کشور پریس لکھنؤ سے شائع ہو چکا۔

۱۰۔ الطب النبوی : یہ مولوی قطب الدین احمد کی اردو تالیف ہے۔ اور محبوب المطابع دہلی سے شائع ہو چکی ہے۔ لیکن سال طباعت معلوم نہیں۔ اس کتاب کا ایک نسخہ میں نے شیخی منزل (بختم گڑھ) میں دیکھا ہے۔ لیکن سال طباعت اس پر بھی درج نہیں ہے۔

طبی البی پر متذکرہ بالا کتابوں میں حافظ ذہبی کی الطب النبوی، علامہ ابن القیم الجوزی کی الطب النبوی اور جلال الدین سیوطی کی المنہج السوی والمنہل الرومی فی الطب النبوی زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ زیر نظر مقالہ کا مقصد صرف موضح الذکر تالیف کی تخصیص و تعارف پیش کرنا ہے۔

المنہج السوی والمنہل الرومی جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ اس کا ایک

سے ڈاکٹر پیران نے علامہ ذہبی کی الطب النبوی کا ترجمہ فرانس میں کیا ہے اور اسی ترجمہ کو ڈاکٹر سائلر الگوڈ نے تقریباً سو سال کے بعد انگریزی میں منتقل کیا۔ ان دونوں مترجموں نے غلطی سے ترجمہ شدہ " الطب النبوی " کو جلال الدین سیوطی کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر سائلر الگوڈ کا انگریزی ترجمہ دیکھا ہے۔ اس کے ابواب و بابانی اگلے صفحہ

نسخہ آئی۔ ایچ۔ ایم ایم آر کی میڈیکل لائبریری کے ذخیرہ مخطوطات میں، دوسرا نسخہ آصفیہ لائبریری (چندرا آباد) میں اور تیسرا نسخہ نہایت اچھی حالت میں

ARABIC AND PERSIAN RESEARCH -

(INSTITUTE, TONK) میں موجود ہے آئی ایچ ایم ایم آر میں موجود نسخہ میرے پیش نظر ہے یہ نسخہ 8x4 1/2 سائز کا ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اس کے ہر صفحہ پر ۱۳ سطریں ہیں۔ مخطوطہ اچھی حالت میں نہیں ہے۔ تقریباً ہر صفحہ پر بڑا سپر لگا ہوا ہے۔

مخطوطہ پر نہ تو سال کتابت درج ہے اور نہ ہی کاتب کا نام تلاش بسیار کے باوجود اس کا سال تالیف بھی معلوم نہ ہو سکا۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون (ج ۲ ص ۶۵۵) میں اس مخطوطہ کا ذکر کیا ہے لیکن سال ایف انہوں نے بھی نہیں لکھا۔

مخطوطہ کے مولف شیخ جلال الدین سیوطی ماہ رجب ۸۴۹ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۴۷۵ء میں مصر کے مشہور نہر قاہرہ میں پیدا ہوئے اور اپنے وقت کے معروف اساتذہ میں مختلف علوم و فنون کی تحصیل کی کثیر انتصاف ہے۔ تفسیر، حدیث، نحو و لغت اور فقہ پر ان کی مہر کم آرا کتابیں ان کے بحر علم و وسعت معلومات، حافظہ و ریاضت معمولی قوت تحریر کی غمازی کرتی ہیں۔ بعض اہل علم ان کی کتابوں کی تعداد ۵۶۶ بتاتے ہیں لیکن خود انہوں نے حسن المحاضرہ میں اپنی کتابوں کی تعداد ۳۰۰ بتائی ہے۔

طب النبوی پر مولف مذکور کی کتاب "المنہج السوی والمنہل الروی" ایک اہم طبی تالیف ہے۔ مولف نے اس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان تمام احادیث کو جمع کر دیا ہے جو طب سے متعلق کتب احادیث میں موجود ہیں جیسا کہ کتاب کے مقدمہ میں خود انہوں نے لکھا ہے:-

لهذا کتاب جمعته فيه الاحاديث الواردة في الطب مرتبة على الابواب  
بما يبين حال الحديث صحة وحسنًا وضعًا ووضعا ينتفع به  
اولو الابواب وتركته كثيرا مما اورد المصنفون في هذا الفن

بقیہ صفحہ مضامین جلال الدین سیوطی کی تالیف "المنہج السوی والمنہل الروی فی الطب النبوی" ابواب و مضامین سے بالکل مختلف ہیں۔ بعض اصحاب علم اس عظیم علمی غلطی کا ذمہ دار حاجی خلیفہ کو ٹھہراتے ہیں حاجی نے کشف الظنون میں ایک جگہ الطب النبوی کے عنوان سے جلال الدین سیوطی کا ذکر کیا ہے اور دوسری جگہ ان کی اصل کتاب "ج السوی والمنہل الروی" کا ذکر کر دیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس نے اس غلط فہمی لاحق ہونی کے اول الذکر الطب النبوی مولف جلال الدین سیوطی ہیں۔ دیکھیں جرنل "اسٹڈی ان ہسٹری آف میڈیسن" ج ۱ نمبر ۳ - ستمبر ۱۹۴۴ء ص ۲۷۶

لا شتھارہ بتفردٍ وصناع او کذابٍ واللہ ربی کالہم الا ہو علیہ توکلت  
والیہ متابے“

جلال الدین سیوطی نے تالیف مذکور میں حفظانِ صحت، غذا، مفردات اور امراض سے متعلق روایات کو ابواب میں اور بعض ابواب کو ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا ہے۔ تمام ابواب کو ملا کر حدیثوں کی مجموعی تعداد کم بیش ۴۳۵ ہے۔ جن میں مکرر، مرفوع، موقوف، ضعیف اور موضوع احادیث بھی شامل ہیں۔ اس تعارف کے بعد اب میں ابواب کتاب کی تلخیص پیش کروں گا۔

**باب، ابتداء الطب** | اس باب میں صرف ایک روایت ہے جسے مالک نے مستدرک میں ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ روایت یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جب نماز کے کھڑے ہوتے تھے تو سامنے ایک درخت اگا ہوا دیکھتے تھے اور اس کا نام پوچھتے تھے اگر وہ درخت دوا کی طرف سے ہوتا تھا تو اس پر لکھ جانا تھا اور اگر دوا سے خالی ہوتا تھا تو درخت کی صورت میں باقی رہتا تھا۔

**باب، الامر بالتداوی** | اس باب میں روایتوں کی تعداد ۹ ہے جن میں ایک موقوف روایت بھی شامل ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمہ نبوی میں صحابہ کرام کا جوش ایمانی اور توکل علی اللہ کا جذبہ اس حد تک بڑھ گیا تھا کہ بعض صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج و عالجہ کو خلافت توکل سمجھ لیا۔ چنانچہ انہوں نے حضور سے پوچھا یا رسول اللہ! هل علینا من جناح ان لا نتداوی اے اللہ کے رسول اگر ہم علاج نہ کریں تو کیا کسی کے متکلب ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: ”تداووا عباد اللہ فان اللہ لم یضع داءً الا وضع معہ شفاءً و فی لفظ

الوضع معہ لہ دوا غیر داء واحد اھرم“

اللہ کے بندو! علاج کرو اس لئے کہ اللہ نے ہر بیماری کی دوا پیدا فرمائی ہے صرف ایک کے علاوہ

اور وہ بڑھا پاپا ہے“ (رواہ ابوداؤد و الترمذی و الحاکم)

لے روایت کا مضمون اس کے بغیر صحیح ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ علامہ ابن قیم کی الطب النبوی میں یہ باب نہیں ہے اور نہ اس مضمون کی کوئی حدیث بیان ہوئی ہے (الطاف) لہٰذا مستد امام احمد میں جو روایت اس ابن شریک سے مروی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پوچھنے والے اعرابی تھے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاءت الاعراب فقالوا يا رسول الله، انتداوى فقال: نعم يا عباد الله تداووا فان الله عز وجل لم يضع داءً الا وضع له شفاءً، غير داء واحد. قالوا: جا هو؟ قال اھرم

**باب۔ لکل داء ودواؤ** | اس باب میں روایات کی تعداد ۴۴ ہے۔ ان روایتوں کے مضامین وہی ہیں جو باب

دوم میں بیان ہو چکے ہیں یعنی ما انزل اللہ داء الا انزل له شفاء (رواہ البخاری)

**باب۔ الحیۃ** | اس باب میں روایتوں کی تعداد ۷ ہے۔ اور سب پرہیز سے متعلق ہیں۔ ایک روایت

میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس بغرض بیاد تشریح لے گئے اور فرمایا "عائشہ

سب سے اچھی دوا پرہیز ہے اور معدہ بیماری کا گھر ہے" (رواہ الحاکم عن عائشہ)

**باب۔ ترک الافراط فی الحیۃ** | اس باب میں صرف ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار حضرت

عائشہ صدیقہؓ بیمار ہوئیں تو ان کے گہ والوں نے کھانے پینے کی ہر چیز جتنی کہ پانی تک کو ممنوع قرار دے دیا۔

ایک رات انہیں سخت پیاس لگی۔ افتان و تیزاں وہ کسی طرح مشکت تک پہنچ گئیں اور جی بھر کر پانی پیا، پانی

پینے کے ساتھ ہی ان کو محسوس ہوا کہ وہ پیے سے بہت بہتر ہیں (رواہ الحاکم)

**باب۔ التوقی والتحریر عما خیف منہ** | اس باب میں صرف ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ

کو جب کسی ہدیہ کے متعلق شبہ ہو جاتا تھا تو آپ اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک کہ صاحب ہدیہ خود اس

جس سے کچھ کھا نہیں آیا کرتا تھا (رواہ الطبرانی) اس روایت میں خیبر کے ہدیہ (ہدیۃ الشاة) کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

**باب۔ تدبیر الصحتہ** | اس باب میں روایتوں کی مجموعی تعداد ۹۷ ہے۔ مؤلف کتاب نے اس باب کو درج ذیل

عنوانات میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ الماکول۔ اس سے متعلق ۲۱ روایتیں ہیں جن میں اصول حفظان صحت اور آداب طعام بیان کئے گئے ہیں

مثلاً آپ نے فرمایا ہے کہ:

"روزہ رکھو، ہمیشہ صحت مند رہو گے" (رواہ ابن السنی)

خواہ چند کچھو کچھو رہیں ہی کھاؤ۔ مگر شب کا کھانا کھا کر سویا کرو۔ اس لئے کہ شب کا کھانا چھوڑ دینے سے صحت

بہتر لاتی ہوتی ہے (رواہ الترمذی، وقال منکر) گوشت کو چاقو سے نہ کاٹو کیونکہ یہ عجیوں کا طریقہ ہے بلکہ اسے

دانتوں سے پکڑ کر کھاؤ۔ کہ یہ طریقہ بہتر ہے اور اس میں لذت کام و دہن زیادہ ہے" (رواہ ابوداؤد والبیہقی)

۲۔ المشروب۔ اس میں روایتوں کی تعداد ۲۰ ہے جن میں پانی جیسے مشروب کی فضیلت، اصول حفظان

صحت اور پانی پینے کے آداب بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا "دنیا و آخرت دونوں میں سب سے افضل

لے مسند احمد میں ایک روایت ہے ان اللہ عزوجل لعینوں داء الا انزل له شفاء

علمہ وجملہ من جملہ

مشروب پانی ہے۔ (رواہ الحاکم) "پانی کو رک رک کر یعنی گھونٹ گھونٹ کر کے پیا کرو۔ برتن سے منہ لگا کر ایک بار میں نہ پیا کرو" (رواہ البیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا) جانوروں کی طرح پیٹ کے بل ہو کر پانی نہ پیا کرو۔ اور نہ ایک ہاتھ سے پانی پیا کرو" (رواہ مسلم)

۳۔ النوم والیقظہ: اس میں آٹھ روایتیں ہیں جن میں سونے اور جاگنے کے آداب بیان کئے گئے ہیں مثلاً آپ نے فرمایا، "جب شب میں سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو پہلے وضو کر کے نماز پڑھو۔ پھر دائیں کر دت لیٹ کر سو جاؤ" (رواہ الشیخان) "صبح کو سوتا روزی کو کم کرتا ہے" (رواہ عبد اللہ بن احمد فی زیادات المسند عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما)

۴۔ الرياضة: اس میں چار روایتیں ہیں جن میں صحت جسمانی کی حفاظت کے لئے ریاضت (EXERCISE) کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دوڑ میں مسابقت کے واقعہ کو بطریق مثال پیش کیا گیا ہے (رواہ ابو داؤد و الترمذی)

۵۔ المسکن والسهواء: اس میں ۷ روایتیں ہیں جن میں اس امر کی تعلیم دی گئی ہے کہ بیماری کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "اگر کسی جگہ طاعون کی بیماری پھیلی ہو تو اس جگہ نہ جاؤ اور اگر تھیلے سے وہاں موجود ہو تو دوسری جگہ نہ جاؤ" (رواہ الشیخان)

تاریک مکانوں میں رہنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے گھر میں تشریف نہیں رکھتے تھے جس میں چراغ روشن نہ ہو" (رواہ البزار)

۶۔ الجلووس: اس میں ۸ روایتیں ہیں جن میں حارث بن کلدہ کا ایک قول بھی شامل ہے۔ ان روایتوں میں وصو پ میں تا دیر بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے کہ اس سے رنگ متغیر اور کپڑے بوسیدہ ہوتے ہیں (رواہ ابو نعیم و ابن السنی)

۷۔ الامور النفسیة: اس میں روایتوں کی تعداد ۶ ہے جن میں کثرت رنج و غم کے نقصانات بیان کئے گئے ہیں مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ "جس نے فکر و غم زیادہ کیا اس نے اپنے جسم کو بیماری میں مبتلا کیا" (رواہ السنی)

۸۔ الجماع: اس میں ۱۶ روایتیں ہیں جن میں آداب مباشرت کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر دیدہ عورت کے مقابلے میں کنواریوں سے نکاح کرنے کی ترغیب دی ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ شیریں سخن، اولاد پیدا کرنے کی طرف مائل اور کم پر راضی ہو جانے والی ہوتی ہیں۔ (رواہ ابن ماجہ)

۹۔ جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ان سے پوچھا "کیا تمہاری شادی ہو گئی ہے؟" میں نے کہا "ہاں!" آپ نے فرمایا "کنواری سے یا شوہر دیدہ سے؟" میں نے کہا "شوہر دیدہ سے" فرمایا "کنواری سے کرتے تو تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی" (رواہ الشیخان)

۹۔ الغسل والحمام | اس میں پانچ روایتیں ہیں جس میں غسل وحمام کے آداب و فوائد بیان کئے گئے ہیں ایک روایت میں آنحضرت نے حمام میں ننگے ہو کر نہانے سے منع کیا ہے (رواہ الطبرانی)

۱۰۔ الاذہان، اس میں چار روایتیں ہیں جن میں سر اور بدن میں تیل لگانے کے آداب بیان کئے گئے ہیں۔  
۱۱۔ النزہة والالوان، اس میں ۵ روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ سبز، اشیاہ یا سبز رنگ پانی اور وجہ حسن کی طرف دیکھنے سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (رواہ ابن السنی)

آنحضرت کو سبز رنگ پسند تھا۔ (رواہ ابن السنی)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کو پیلا رنگ پسند تھا اور آپ کے کپڑے اسی رنگ میں رنگے جلتے تھے

(رواہ ابوداؤد والنسائی)

۱۲۔ تدبیر الصيف، اس میں تین روایتیں ہیں جن میں موسم گرما کی شدید گرمی سے حفاظت کی تدبیر بیان کی گئی ہے۔ مثلاً حمامت اور ٹھنڈے پانی کا استعمال وغیرہ (رواہ الحاکم وابن ماجہ)

۱۳۔ تدبیر الطفل، اس میں ۵ روایتیں ہیں جن میں بچوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کی تعلیم دی گئی ہے۔ (رواہ ابوداؤد) اور قتل اولاد سے منع کیا گیا ہے۔ (رواہ ابوداؤد)

باب تشریح الاعضاء | اس باب میں روایتوں کی تعداد ۲۰ ہے ان میں بعض روایتیں موضوع ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا تشریح الاعضاء سے کوئی تعلق نہیں۔ صرف ایک روایت میں مختصراً تخلیق جنین کے مدارج کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

باب القلب محل الروح | اس باب میں صرف ایک روایت ہے جس میں قلب و جسم کے تعلق کو ایک کوڑھی اور اندھے کی تمثیل سے واضح کیا گیا ہے۔ (رواہ ابن السنی)

باب فی المفردات علی حروف المعجم | اس باب میں کل ۳۵ روایتیں ہیں اور ان روایتوں میں جن مفردات کا ذکر آیا ہے۔ ان کی تعداد ۶۶ ہے۔ ان مفردات کے طبی افعال و خواص کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ عاشرے میں وہ طبی افعال و خواص بھی درج کر دیے گئے ہیں جو یونانی علم الادویہ کی کتابوں میں مذکور ہیں تاکہ قارئین تعالیٰ مطالعہ کر سکیں اور ان کی طبی معلومات میں اضافہ ہو۔

۱۔ اثنی عشر (ترشح) اس سے متعلق تین روایتیں ہیں طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں ہے

۱۵۔ اس کو ہندی میں بجزو کہتے ہیں مقوی قلب ہے اور لطافت بخشتا ہے، قابض ہے صفراوی تھے اور جوش صفرا کو تسکین دیتا ہے۔ خفقان، تشنگی اور صفراوی دستوں میں بھربھوک لگاتا ہے جگر و معدہ کو تقویت دیتا ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

- ۲۔ راشد (سرمد) اس سے متعلق ۵ روایتیں ہیں۔ ایک روایت میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ "سرمد لگاؤ کیونکہ اس کے استعمال سے بینائی میں اضافہ ہوتا ہے" (رواہ الترمذی فی الشائل وابن ماجہ)
- ۳۔ اُرژ (رچا دل) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں اور دونوں ہی موضوع ہیں۔
- ۴۔ اہلیج (ہلیج) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اس میں ۱۰ بیماریوں کی دوا ہے (رواہ ابو نعیم و آخرہ الحاکم)
- ۵۔ باذنجان (دیگن) اس سے متعلق ایک روایت ہے اور وہ موضوع ہے۔
- ۶۔ بیض (انڈا) اس سے متعلق ایک ہی روایت ہے اور وہ بھی موضوع۔
- ۷۔ بصل (پیاز) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں۔ طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں ایک روایت میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے جو آخری کھانا کھایا اس میں پیاز شامل تھی (رواہ ابو داؤد)

بقیہ گذشتہ صفحہ۔ اس کا سوکھا پوست کپڑوں میں رکھنا کپڑوں سے حفاظت کرتا ہے اس کا بیج بھجوا اور سانپ کے کٹے میں مفید ہے۔ لہ ایک روایت میں قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال اندج سے دی گئی ہے جس کا مزہ اور بودونوں خوشگوار اور فرحت بخش ہوتے ہیں (رواہ الشیخان) لہ قابض ہے خشکی لاتا ہے، حافظہ صحت چھٹم و بصارت سے آنکھوں کی سردی و گرمی اور میل کو دفع کرتا ہے زخموں کو بھرتا ہے نکسیر اور جربان اور صفیہ کو بند کرتا ہے اس کا مول خروج مقعد میں مفید ہے لہ غلط صالح پیدا کرتا ہے اور بدن کو فرہ کرتا ہے سچیش اور آنفوں کے زخم و خراش اور خونی دستوں میں مفید ہے لہ اس سے پس کریمہ پرلیں تو دانوں کے نشان نائل کرتا ہے۔ بھوتا ہوا چاول قابض اور سچیش اور دست میں مفید ہے۔

لہ دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے ذہن کو تیز کرتا ہے، دست آور ہے، منقح سدہ ہے، مایخو لیا خون، نفقان ریاح اور کچی بواکیر میں نافع ہے بلغمی رطوبات کو خشک کرتا ہے لہ معدے کے سوں کو کھوتا ہے، صلابتوں کو نرم کرتا ہے قلیل غذا اور کثیر الفضول ہے بواکیر میں نافع ہے بیگن کو پانی میں اس قدر جوش دیں کہ وہ گل جائے، صاف کر کے روغن زیتون میں جوش دیں کہ صر تیل رہ جائے اس تیل کو مسوں پرلیں اور اس کا ثقل شب میں مسوں پر باندھ دیں اس سے چند روز بعد سستے خود بخود گر جاتے ہیں بیگن کے کثرت استعمال سے چہرے کا رنگ خراب ہو جاتا ہے اس کے علاوہ یہ پھوڑے پھنسی، داد، بواکیر اور قولنج پیدا کرتا ہے لہ زردی نیم برشت مقوی دل و دماغ، صالح الیکموس، کثیر غذا اور قلیل الفضول ہے زیادہ پکانے سے اس کے مفید اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں لہ بھوک بڑھاتی ہے ہضم اور مقوی باہ ہے خصوصاً چکنے گوشت کے ہمراہ پکائی ہوئی وبلے ہوائی کی مضرت کو دور کرتی ہے محلل ریاح ہے امراض چھٹم میں مفید ہے مدبول و صفیہ سے اس کا پانی کان میں ڈالنا نقل سماعت میں نافع ہے۔



۸۔ یطیخہ (خرپوزہ) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں۔ طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔ پہلی روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ دائیں ہاتھ میں کھجور اور بائیں میں خرپوزہ لیتے تھے اور کھجور کو خرپوزہ کے ساتھ کھاتے تھے۔ (رواہ الحاکم فی المستدرک)

۹۔ بقل (سبزی) ایک روایت ہے طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔

۱۰۔ بلحہ (کچی کھجور) اس سے متعلق ایک روایت ہے طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔

۱۱۔ تمس (خشک کھجور) اس سے متعلق ۱۶ روایتیں ہیں جن میں ترقی کو بہترین غذا کے ساتھ مفید امراض بتایا گیا ہے ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ جو کی روٹی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے تھے (رواہ ابوداؤد والترمذی)

۱۲۔ بنفسجہ (بنفشہ) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں اور دونوں ہی موضوع ہیں۔

۱۳۔ ستین (انجیر) اس سے متعلق ایک روایت ہے جس میں تین کو پواسیر اور نقرس میں مفید بتایا گیا ہے۔

(رواہ ابن السنی)

۱۴۔ تواب (مٹی) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں۔ طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔ (باقی)

۱۔ مجلی و ملطف ہے۔ تری پیدا کرتا، بدن کو فربہ بناتا ہے۔ منقح سرد ہے۔ گردوں کی اصلاح کرتا ہے۔ پشیاپ خوب لاتا ہے اس کے چھلکے کا لپ پ جھائیں کو دور کرتا ہے۔ ۲۔ مسوڑھوں اور معدہ و جگر کو قوت دیتا ہے، قاطع قے صفراوی و اسہال مزمن، مدربول ۳۔ بالخاصہ مادہ صفرا کو بذریعہ اسہال نکالتا ہے۔ پیاس اور صحت خون اور حلق کی خشونت کو رفع کرتا ہے۔ محلل اور ام ہے۔ منوم ہے۔ سوزش مثانہ میں مفید ہے۔ ۴۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ کثیر الغذاء ہے بدن کو فربہ کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ گردہ و کمر کو قوت بخشتا ہے۔ فالج و لقرہ میں نافع ہے۔ پتھری کو توڑتا ہے، سینہ اور پھیپھڑوں کے موافق ہے۔ ۵۔ طیف اور محلل ریح ہے۔ صرع، فالج، لغوہ اور دوسرے امراض بلغمی میں نافع ہے۔ حرارت و تشنگی کو دور کرتا ہے۔ بلین طبع۔ مسن بدن اور معرق (پسینہ لانے والی) ہے، خفقان، دمہ کھانسی اور درد سینہ میں مفید ہے۔ ۶۔ محف اور رادع ہے

مضامین صاف خوشخط اور سیاہی سے کاغذ کے ایک طرف تحریر فرمائیے

موسم بیدار



**صافی**  
خون صاف کرنے کی تدریقی دوا

نظام ہضم کو درست کرنے والی اور مصلی خون جزی بوٹیوں سے تیار کردہ صافی اپنے فوائد کیلئے دنیا میں مشہور ہے خون کی خرابیوں سے بھڑے پھسے اور شہا سے اور ہضم کی خرابیوں سے دماغی تھیں 'پینے کی جلن نفع شکم وغیرہ کو درست کرتی ہے 'صافی معدہ' پھر اور گردوں اور جلد کے تدریقی افعال کو درست رکھتی ہے

صافی کی ایک بڑی خوراک جاننے کے دو پیچے پھون کو ایک یا ہارچہ

صافی کا ایک ہی وقت استعمال کافی ہوتا ہے

**بھرد**

بھرد دوا خانہ (دقت) پاکستان

بہار رنگارنگ پھولوں، شاداب چہروں اور بیدار آنکھوں کا موسم پھر بھی کچھ چہرے بے آب اور کچھ آنکھیں بے رونق کیوں؟

موسم بہار میں چہار سونے کو نیلیں اور تازہ پھول کھل اٹھتے ہیں اور روئے زمین پر زندگی انگڑائی لے کر جاگ اٹھتی ہے۔

اس موسم بیدار میں صحت بخش خون چہروں پر حسن بن کر جھلک اٹھتا ہے اور آنکھوں میں ایک نئی چمک پیدا کر دیتا ہے۔

لیکن اگر خون میں فاسد مادے سرایت کر جائیں تو پھوڑے پھنسیوں، مہاسوں اور نئی دوسری جلدی بیماریوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جس سے چہرے بے آب اور آنکھیں بے شباب نظر آتی ہیں۔

بہار کے موسم میں صافی کا باقاعدہ استعمال فاسد مادوں کو خارج کر کے خون کو صاف اور صحت بخش رکھتا ہے اور یہی صاف خون چہروں پر حسن بن کر جھلک اٹھتا ہے۔

جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ

**صافی**

سے خون صاف، چہرہ شاداب

انہما اطلاق اگر تمہارا نظارہ واپس بچساں ہے تو تم قابل قدر انسان ہو

**بھرد**

ہم خدمت خلق کرتے ہیں